



سوال

(247) قربانی کے ایام چار ہیں 10، 11، 12، 13 ذی الحجہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربانی کتنے دنوں تک کرنی جائز ہے؟ (سائل: انتظامیہ مسجد چینی نوالی لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے ایام چار (10، 11، 12، 13 ذی الحجہ) ہیں، کیونکہ قرآن مجید میں گنتی کے جن دنوں میں قربانی کے جانوروں پر تکلیف پڑھ کر ذبح کرنے کا ذکر ہے، انہی کو ایام معدودات اور ایام معلومات کہا گیا ہے۔ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ ان دونوں سے یوم النحر اور ایام تشریق 11، 12، 13 ذی الحجہ مراد ہیں۔

(قال ابن عباس الایام المعدودات ایام التشریق اربعۃ ایام: یوم النحر وثلاثۃ بعدہ وروی عن ابن عمر وابن الزبیر وابن موسیٰ مثل ذالک) (تفسیر ابن کثیر: ج 1 ص 245، طبع جدید ص 263)

"اگر گنتی کے چند دنوں سے مراد ایام تشریق، یعنی 10 ذی الحجہ اور تین دن اس کے بعد ہیں، یعنی 11، 12، 13، ابن عمر، ابن زبیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی یہی تفسیر مستقول ہے۔"

وَيَذُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَةٍ عَلٰی مَا رَزَقْتُمْ مِنْ بَیِّنَةٍ اَلَّا تَعْلَمُوْا اِيْنَهَا وَاَطَعُوا اِلٰهًا بَآئِنًا مِّنْكُمْ ۗ... سورة الحج ۲۸

"اور ایام معلومات میں اللہ کا نام لے کر اپنی قربانیاں ذبح کریں۔" ان ایام معلومات سے بھی ایام تشریق کے چار دن مراد ہیں۔"

(عن ابن عباس الایام المعلومات یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ) (تفسیر ابن کثیر: ج 3 ص 217، طبع جدید 240)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایام معلومات سے ایام تشریق مراد ہیں۔ یعنی یوم النحر اور تین دن اس کے بعد۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی اور ایک قول کے مطابق امام احمد رحمہ اللہ نے بھی یہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔

شرح المہذب میں ہے :

(اتفق العلماء ان الایام المعدودات ہی ایام التشریق وہی ثلاثہ بعد یوم النحر) (شرح المہذب ج 9 ص 381 و ہدایہ اخیرین ص 446)

یعنی احناف سمیت تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں، یعنی 10 ذی الحجہ اور اس کے بعد تین دن 11، 12، 13 ہیں۔

پس جب یہ ثابت ہو چکا کہ 10 ذی الحجہ کے علاوہ ایام تشریق تین دن 11، 12، 13 ہیں تو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ متعدد مرفوع اور موقوف احادیث کے مطابق سارے ایام تشریق قربانی کے دن ہیں، جن میں قربانی کی جاسکتی ہے۔

چنانچہ حضرت جعیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے :

1- (قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل فجاج منی منحر وکل ایام التشریق ذبح۔ اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ) (موارد النظم ان الی زوائد ابن حبان : ص 249)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منیٰ کی ہر گلی قربان گاہ ہے اور سارے ایام تشریق (10، 11، 12، 13 ذی الحجہ) میں قربانی ذبح کرنا جائز ہے۔"

2- (عن سلیمان بن موسیٰ عن نافع بن جعیر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایام التشریق کما ذبح) (التعلیق المغنی علی الدار قطنی : ج 4 ص 284)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔"

اعترض : --- حافظ ابن قیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مستقطع ہے کیونکہ اس کے راوی عبدالرحمن بن ابی حسین کی حضرت جعیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

جواب : امام بیہقی نے معرفۃ السنن میں اس انقطاع کا ذکر نہیں کیا۔ رواہ الیستی فی المعرفۃ ولم یذکر فیہ انقطاعا۔ (التعلیق المغنی : ج 4 ص 284)

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں :

(وجہ الجمهور حدیث جعیر بن مطعم رفقہ، کل فجاج منی منحر وکل ایام التشریق ذبح اخرجہ احمد لکن فی اسنادہ انقطاع ووصلہ الدار قطنی ورواہ ثقات) (فتح الباری شرح صحیح البخاری : ج

10 ص 6)

کہ جمہور اہل علم کی دلیل حضرت جعیر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "سارے ایام تشریق میں قربانی کی جاسکتی ہے، مگر یہ حدیث مستقطع ہے، تاہم امام دارقطنی نے اس کو متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں، لہذا انقطاع ختم شد۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں کہ جب امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے تو پھر انقطاع کا اعتراض درست نہیں۔ (نیل الاوطار : ج 5 ص 142)

نور حافظ ابن قیم نے اس حدیث کو ذرا مختلف سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ایک جعیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور دوسرے اسامہ بن زید عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور اسامہ بن زید والی سند کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(قال یعقوب بن سفیان ان اسامۃ بن زید عند اہل المدینۃ ثقہ مامون) (زاد المعاد : ج 1 ص 247 و مرعاة المفاتیح : ج 3 ص 364)

اسی مضمون کی احادیث مسند بزار اور سنن بیہقی وغیرہ میں بھی مروی ہیں۔ اور اسی طرح ابن عدی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ



سے بھی ایسی دو حدیثیں روایت کی ہیں مگر یہ دونوں ضعیف ہیں۔

خلاصہ کلام :

یہ کہ صحیح ابن حبان کی حدیث کے علاوہ باقی احادیث کی اسناد پر سخت جرح ہے مگر چونکہ اسناد متعدد ہیں جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں، لہذا بحیثیت مجموعی یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اور اس سے استدلال بلاشبہ درست ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی اور امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

(والحاصل ان للحدیث طرقاً یقوی بعضها بعضاً فو حسن صحیح ہے) (مرعاة المفاتیح: ج 3 ص 264 و نیل الاوطار: ج 5 ص 142)

پس یہ حسن حدیث حجت ہے اور فصل خصوصیات میں قابل استدلال ہے۔

حضرت علی، ابن عباس، جعیر بن مطعم رضی اللہ عنہم تابعین میں سے امام عطاء، حسن بصری، سلیمان بن موسیٰ، عمر بن عبدالعزیز، مکحول، داؤد ظاہری، امام اوزاعی، امام شافعی اور امام ابن تیمیہ کے بقول امام احمد رحمہ اللہ علیم ایک قول کے مطابق اسی کے قائل ہیں کہ سارے ایام تشریق میں قربانی کرنی جائز ہے۔ (شرح المہذب: ج 8 ص 390، نووی: ج 2 ص 153، زاد المعاد: ج 1 ص 246، مرعاة: ج 3 ص 264)

امام ابن تیمیہ کا فیصلہ :

(آخر وقت ذبح الاضحیہ آخر ایام التشریق وہو مذہب الشافعی واحد قولی احمد۔ اختیارات ابن تیمیہ) (سکالہ الاعتصام: 28 فروری 1969ء)

کہ قربانی ذبح کرنے کا آخری وقت ایام تشریق کا آخری دن 13 ذی الحجہ ہے، یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور ایک قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں :

(ان الراجح فی ذلک مذہب الشافعی وہو ان وقت الاضحیہ من یوم النحر ایام التشریق) (تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 245 و بہ قال الشافعی لحدیث جعیر رواہ احمد وابن حبان و تفسیر ابن کثیر ج 3 ص 223)

اس مسئلہ میں راجح امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور وہ یہ ہے کہ ایام تشریق کے آخری دن 13 ذی الحجہ تک قربانی جائز ہے۔ اور 12 ذی الحجہ کے قائلین کے پاس ایک ضعیف حدیث بھی موجود نہیں۔ سوائے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک قول کے۔ (حاشیہ نمبر 9 ہدایہ اخیرین ص 446 الدرر البیان ج 1 ص 446)

اور اس طرح ان کا یہ دعویٰ کہ 12 ذی الحجہ تک قربانی کرنے پر امت کالجماع ہے یہ دعویٰ بھی درست نہیں، کیونکہ حضرت علی ابن عباس، جعیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، امام عطاء، حسن بصری، مکحول، اوزاعی، امام شافعی اور ایک قول کے مطابق امام احمد رحمہم اللہ اس اجماع کے خلاف ہیں لہذا اجماع کا دعویٰ کیسا؟ خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا احادیث اور امام شافعی رحمہ اللہ، جمہور علمائے اسلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جعیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے مطابق قربانی کے ایام چار ہیں اور 13 ذی الحجہ تک قربانی کرنا بلاشبہ درست اور جائز ہے، منہج کی کوئی مرفوع حدیث مجھے نہیں ملی۔

بِذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 617

محدث فتویٰ